امراء اور عہدیداران کے فرائض

(حضور انور کے ارشادات کی روشنی میں)

شعبہ اصلاحی [illegible]

نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

ہر عہدیدار خلیفہ وقت کا نمائندہ ہے:

فرمایا:

"وہ تمام عہدیدار چاہے ذیلی تنظیموں کے عہدیدار ہوں چاہے جماعتی عہدیدار ہوں، خلیفہ وقت کے نمائندے کے طور پر اپنے اپنے علاقہ میں متعین ہیں اور ان سے یہی امید کی جاتی ہے اور یہی تصور ہے کہ وہ خلیفہ وقت کے نمائندے ہیں۔ اگر وہ اپنے علاقہ کے احمدیوں کے حقوق ادا نہیں کر رہے، ان کی غمی خوشی میں شریک نہیں ہو رہے، ان سے پیار محبت کا سلوک نہیں کر رہے یا اگر خلیفہ وقت کی طرف سے کسی معاملہ میں رپورٹ منگوائی جاتی ہے تو بغیر تحقیق کے جواب دے دیتے ہیں یا کسی ذاتی عناد کی وجہ سے، جو خدا نہ کرے ہمارے کسی عہدیدار میں ہو غلط رپورٹ دے دیتے ہیں تو ایسے تمام عہدیدار گنہگار ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 05/دسمبر 2003ء از الفضل انٹرنیشنل 30/جنوری 2004ء)

عہدیداران تسبیح و استغفار کثرت سے کریں:

فرمایا:

"جیسے جیسے یہ سلسلہ وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے، نظام جماعت کو چلانے والے کارکنان اور عہدیداران کی ذمہ داریاں بھی زیادہ بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔ انہیں تسبیح اور استغفار کی طرف توجہ کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ کا جو حکم ہے اس طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے اور یہی چیز ان کو زیادہ احساس دلا رہی ہے، یا کم

ازکم احساس دلانا چاہئے کہ اپنی طبیعتوں میں نرمی پیدا کرنے کی طرف زیادہ توجہ دیں۔اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دینے کے احساس کو زیادہ اُبھارنے کی ضرورت ہے۔ نظام جماعت کی ذمہ داری ادا کرتے وقت اپنی اناؤں اور خواہشات کو مکمل ختم کر کے خدمت سرانجام دینے کی طرف توجہ کرنے کی زیادہ ضرورت ہے اور پہلے سے بڑھ کر ضرورت ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر غصہ میں آجانے کی عادت کو عہدیداران کو ترک کرنا ہوگا اور کرنا چاہئے۔ جماعت کے احباب سے پیار، محبت کے تعلق کو بڑھانے، ان کی باتوں کو غور اور توجہ سے سننے اور ان کے لئے دُعائیں کرنے کی عادت کو مزید بڑھانا چاہئے۔تبھی سمجھا جا سکتا ہے کہ عہدیداران اپنی ذمہ داریاں مکمل طور پر ادا کر رہے ہیں یا کم ازکم ادا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 05ردسمبر 2003ء از الفضل انٹرنیشنل 30 جنوری 2004ء)

عہدیداران تقویٰ سے کام لیں:

فرمایا:

"پس اس تصور کو عہدیداران جن کے ذہنوں میں یہ بات ہے کہ خلیفہ وقت کو تکلیف کیا دینی ہے، وہ ذہن سے یہ بات نکال دیں اور مجھے بھی گناہگار ہونے سے بچائیں اور خود بھی گناہگار ہونے سے بچیں۔ اگر اصلاح کی خاطر کسی بڑے آدمی کے خلاف بھی کارروائی کرنی پڑے تو کریں اور اس بات کی قطعاً کوئی پرواہ نہ کریں کہ اس کے کیا اثرات ہوں گے۔ اگر فیصلے تقویٰ پر مبنی اور نیک نیتی سے کئے گئے ہیں تو یاد رکھیں اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت ہمیشہ آپ کے شامل حال رہے گی ۔ ورنہ یاد رکھیں اگر جماعت احمدیہ

الٰہی جماعت ہے اور یقیناً الٰہی جماعت ہے تو پھر اس کی راہنمائی بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، فرماتا رہے گا۔ ایک حد تک تو بعض عہدیداران سے صرف نظر ہوگی لیکن پھر یا تو خلیفہ وقت کے دل میں اللہ تعالیٰ ڈال دے گا یا کسی اور ذریعہ سے اس عہدیدار سے خدمت کا موقع چھین لے گا، اس کو خدمت سے محروم کر دے گا۔ پس تمام عہدیداران تقویٰ سے کام لیتے ہوئے ہمیشہ اپنے فرائض منصبی ادا کریں اور آپ کا کبھی کوئی فیصلہ کبھی کوئی کام نفسانی خواہشات کے زیر اثر نہ ہو۔"

(خطبہ جمعہ یکم جولائی 2005ء از الفضل انٹرنیشنل 05/جولائی 2005ء)

عہدیداران دُعاؤں میں لگے رہیں:

فرمایا:

"ہر عہدیدار انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اللہ سے دعا مانگے کہ وہ اسے ذمہ داریوں کو نبھانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر فرد جماعت یہ دعا کرے کہ جو عہدیدار منتخب ہوئے ہیں وہ ہمیشہ اس امانت کے ادا کرنے کے حق کو اس کے مطابق ادا کرتے رہیں۔ اور کبھی کوئی مشکل کام نہ آئے کبھی کوئی ابتلاء نہ آئے جو عہدیدار اور افراد جماعت کے لئے کسی بھی قسم کی ٹھوکر کا باعث بنے۔ اگر اللہ تعالیٰ سمجھتا ہے کہ یہ عہدیدار جو انہوں نے منتخب کیا ہے وہ پوری ذمہ داری سے اپنے فرائض ادا نہیں کر رہا تو اللہ تعالیٰ خود ہی ایسے انتظامات فرمائے کہ اسے بدل دے تا کہ کبھی نظام جماعت پر بھی کوئی حرف نہ آئے۔"

(خطبہ جمعہ 31/دسمبر 2004ء از الفضل انٹرنیشنل 14/جنوری 2005ء)

عہدیداران اپنے اپنے دائرہ عمل میں نگران ہیں:

فرمایا:

"حدیث میں آتا ہے حضرت معقل بن یسارؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کا نگران اور ذمہ دار بنایا ہے وہ اگر لوگوں کی نگرانی، اپنے فرض کی ادائیگی اور ان کی خیر خواہی میں کوتاہی کرتا ہے تو اس کے مرنے پر اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت حرام کر دے گا اور اسے بہشت نصیب نہیں کرے گا۔

(مسلم کتاب الایمان باب استحقاق الوالی الغاش لرعیۃ النار)

پھر ایک حدیث ہے۔ ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اس سے اپنی رعایا کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔ امیر نگران ہے اور آدمی اپنے گھر کا نگران ہے، عورت بھی اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے، اولاد کی نگران ہے۔ پس تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا کہ اس نے اپنی ذمہ داری کو کس طرح نبھایا ہے۔

تو تمام عہدیداران اپنے اپنے دائرہ عمل میں نگران بنائے گئے ہیں۔ میں نے پہلے بھی ذیلی تنظیموں کا بھی ذکر کیا ہے تو بعض دفعہ بعض رپورٹیں ذیلی تنظیموں کی معلومات پر مبنی ہوتی ہیں، ان کی طرف سے آ رہی ہوتی ہیں۔ تو اگر ہر لیول پر اس نگرانی کا صحیح حق ادا نہیں ہو رہا ہوگا تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تنبیہ فرما دی ہے کہ اگر تم بطور نگران اپنے فرائض کی ادائیگی نہیں کر رہے تو تم پوچھے جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور مجرم کی حیثیت سے حاضر ہونا اور پوچھے جانا بذات خود ایک خوف پیدا کرنے والی بات ہے لیکن یہاں جو فرمایا کہ یہ نہ سمجھو کہ تم پوچھے جاؤ گے اور شاید نرمی کا سلوک ہو جائے اور جان بچ جائے بلکہ فرمایا کہ جنت ایسے لوگوں پر حرام کر دی جائے گی۔ پس بڑا شدید انذار ہے، خوف کا مقام ہے، رونگٹے

کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر عہدیدار کو ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔"
(خطبہ جمعہ 05/دسمبر 2003ء از الفضل انٹرنیشنل 30/جنوری 2004ء)

عہدہ ایک امانت ہے جس کی حفاظت ضروری ہے:

فرمایا:

"پھر عہدیداروں کے عہد ہیں۔ ان کے سپرد امانتیں ہیں۔ وہ جائزے لیں کہ کہاں تک وہ اپنے عہد اور اپنی امانتیں پوری طرح ادا کر رہے ہیں۔ ان کی حفاظت کر رہے ہیں۔ جائزہ لیں کہ اپنے کام، اپنے فرائض کا حق ادا نہ کر کے وہ کہیں گناہگار تو نہیں ہو رہے۔ وہ اپنے ایمانوں میں ترقی کرنے کی بجائے، ایمانی پودے کی حفاظت اور آبیاری کی بجائے اس کو سُکھا تو نہیں رہے کیونکہ ایمان کی مضبوطی کے لئے ہر پہلو پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے جائزہ لیں کہ کوئی پہلو ایسا تو نہیں رہ گیا جس سے میرا ایمان وہیں رک گیا ہو۔ مجھے تو حکم ہے کہ تم نے نیکیوں میں ترقی کرنی ہے۔ جہاں نیکیوں میں ترقی رُکی وہاں ایمان کی ترقی بھی رُک جائے گی۔ غرض یہ عہد اور امانتیں اس قدر ہیں کہ جس کی انتہا نہیں ہے۔"

(خطبہ جمعہ 09/ستمبر 2005ء)

ہر سیکرٹری اپنے فرائض کی ادائیگی کا ذمہ دار ہے:

فرمایا:

"پھر ایک حدیث ہے حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمانوں کے اجتماعی معاملات کا ذمہ دار ہو۔ اللہ اس کی حاجات اور مقاصد پورے نہیں کرے گا جب تک وہ لوگوں کی ضروریات پوری نہ کرے۔

(ترغیب و ترھیب بحوالہ طبرانی و ترمذی)

تو اس حدیث میں یہ توجہ دلائی گئی ہے کہ بحیثیت عہدیدار تم پر بڑی ذمہ داری ہے۔ بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اس لئے صرف یہ نہ سمجھو کہ عہدیدار بن کر صرف عاملہ میں بیٹھ کر جو معاملات لڑائی جھگڑے یا لین دین کے آتے ہیں ان کو ہی نمٹانا مقصود ہے۔ بلکہ ہر عہدیدار پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری نبھائے۔ ہر سیکرٹری اپنے فرائض کی ادائیگی کا ذمہ دار ہے۔"

(خطبہ جمعہ 05/دسمبر 2003ء از الفضل انٹرنیشنل 30/جنوری 2004ء)

امراء خلیفہ وقت کے نمائندے کی حیثیت سے اپنا جائزہ لیتے رہیں اور حاجتمندوں کے لئے اپنا دروازہ بند نہ کریں:

فرمایا:

"بعض جگہ سے شکایت آجاتی ہے کہ ہم نے اپنے حالات کی وجہ سے امداد کی درخواست کی جو مرکز سے مقامی جماعت میں تحقیق کے لئے آئی تو صدر جماعت بڑے غصے میں آئے اور کہا کہ تم نے براہ راست درخواست کیوں دی، ہمارے ذریعہ کیوں نہ

بھجوائی۔ لکھنے والے لکھتے ہیں کہ ہم نے تو اُن سے معافی مانگ لی دوبارہ ان کے ذریعہ سے درخواست بھجوائی گئی اور ایک لمبا عرصہ گزر گیا ہے ابھی تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی اور پتہ بھی نہیں لگا۔ جو ہماری ضرورت تھی وہ اسی طرح قائم ہے۔ ایک تو ڈانٹ ڈپٹ کی گئی۔ بے عزتی کر کے معافی منگوائی گئی، دوبارہ درخواست لکھوائی اور پھر کارروائی بھی نہیں کی۔ اگر کسی عہدیدار نے یا صدر جماعت نے یہ سمجھ کر کہ یہ درخواست لکھنے والا یا درخواست دہندہ اس قابل نہیں ہے کہ اس کی امداد کی جائے، ایسے لوگوں کو پیار سے بھی سمجھایا جا سکتا ہے اور پھر اگر مدد نہیں کرنی تھی تو درخواست دوبارہ لکھوانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ تو یہ چیزیں ایسی ہیں کہ بلاوجہ عہدیدار کے لئے لوگوں کے دلوں میں بے چینی پیدا کرتی ہیں۔ ان چیزوں سے اجتناب کرنا چاہئے۔ امراء ہوں، صدران ہوں، ہر وقت یہ ذہن میں رکھیں کہ وہ خلیفہ وقت کے نمائندے کے طور پر جماعتوں میں متعین کئے گئے ہیں اور اس لحاظ سے انہیں ہر وقت اپنا جائزہ لیتے رہنا چاہئے۔

ابوالحسن بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن مرہ نے حضرت معاویہ سے کہا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو امام حاجتمندوں، ناداروں اور غریبوں کے لئے اپنا دروازہ بند رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ضروریات وغیرہ کے لئے آسمان کا دروازہ بند کر دیتا ہے۔" (ترمذی ابواب الاحکام باب فی امام الرعیة)

(خطبہ جمعہ 05/دسمبر 2003 از الفضل انٹرنیشنل 30/جنوری 2004ء)

قوم کے سردار قوم کے خادم ہیں:

فرمایا:

"جماعت احمدیہ میں عہدیدار اسٹیجوں پر بیٹھنے یا رعونت سے پھرنے کے لئے نہیں

بنائے جاتے بلکہ اس تصور سے بنائے جاتے ہیں کہ قوم کے سردار قوم کے خادم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جماعت کو اکٹھا رکھنے کے لئے ایک راہنما اصول اس آیت میں بتادیا ہے جو میں نے تلاوت کی ہے۔تو اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خوبی کی وجہ سے کہ آپ کے دل میں لوگوں کے لئے نرمی اور محبت کے جذبات تھے۔لوگ آپ کے اردگرد اکٹھے ہوتے تھے اور آپ کے پاس آتے تھے تو پھر مَیں اور آپ ،ہم کون ہوتے ہیں جو محبت اور پیار کے جذبات لوگوں کے لئے نہ دکھائیں اور امید رکھیں کہ لوگ ہماری ہر بات مانیں۔ہمیں تو اپنے آقاؐ کی اتباع میں بہت بڑھ کر عاجزی ، انکساری ، پیار اور محبت کے ساتھ لوگوں سے پیش آنا چاہئے۔کیونکہ خلیفہ وقت کے لئے تو ہر ملک میں ، ہر شہر میں یا ہر محلے میں جا کر لوگوں کے حالات سے واقفیت حاصل کرنا مشکل ہے۔یہ نظام جماعت قائم ہے جیسا کہ میں نے بتایا کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 05/دسمبر 2003ء از الفضل انٹرنیشنل 30/فروری 2004ء)

عہدیدار اپنے دفاتر میں حاضر ہوں اور لوگوں سے پیار سے ملیں:

فرمایا:

"اب عہدیداروں کو پھر میں یہ کہتا ہوں کہ لوگوں کے لئے پیار اور محبت کے پَر پھیلائیں۔خلیفہ وقت نے آپ پر اعتماد کیا ہے اور آپ پر اعتماد کرتے ہوئے اس پیاری جماعت کو آپ کی نگرانی میں دیا ہے۔ان کا خیال رکھیں۔ہر ایک احمدی کو یہ احساس ہو کہ ہم

محفوظ پَروں کے نیچے ہیں۔ ہر ایک سے مسکراتے ہوئے ملیں چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو۔ بعض عہدیدار میں نے دیکھا ہے بڑی سخت شکل بنا کر دفتر میں بیٹھے ہوتے ہیں یا ملتے ہیں۔ ان کو ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس اسوہ پر عمل کرنا چاہئے جس کا روایت میں یوں ذکر آتا ہے کہ حضرت جریرؓ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملاقات سے منع نہیں فرمایا اور جب بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھتے تو مسکرا دیتے تھے۔ (بخاری کتاب الادب باب التبسم و الضحک)

بعض عہدیداروں کے متعلق شکوہ ہے کہ لوگ کسی کام کے لئے عہدیداروں کے پاس اپنے کام کا حرج کر کے جاتے ہیں تو بعض عہدیدار امراء بعض دفعہ مہینہ مہینہ نہیں ملتے۔ ہوسکتا ہے اس میں کچھ مبالغہ بھی ہو کیونکہ شکایت کرنے والے بعض دفعہ مبالغہ بھی کر جاتے ہیں لیکن دنوں بھی کسی سے کیوں چکر لگوائے جائیں۔ اس لئے امراء کو چاہئے کہ وقت مقرر کریں کہ اس وقت دفتر ضرور حاضر ہوں گے اور پھر اُس وقت میں لوگوں کی ضروریات پوری کریں۔ بعض امراء یہ کرتے ہیں کہ اپنے نمائندے بٹھا دیتے ہیں اور ان نمائندوں کو یہ اختیار نہیں ہوتا کہ فلاں فیصلہ بھی کرنا ہے۔ اب اگر اس فیصلے کے لئے جانا پڑے تو پھر ان کو انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ امراء خود جائیں یا پھر اپنے نمائندے کو پورے اختیار دیں کہ جو تم نے کرنا ہے کرو۔ سیاہ وسفید کے مالک ہو۔ پھر امیر بننے کی ضرورت ہی نہیں ہے پھر تو اسی کو امیر بنا دینا چاہئے۔ پھر مسکراتے ہوئے اور خوش دلی سے ملیں۔ جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخلاص کا معیار بڑا اونچا ہے۔ ہر احمدی، اگر امیر مسکرا کر ملتا ہے تو اس کی مسکراہٹ پر ہی خوش ہو جاتا ہے، چاہئے کام ہو یا نہ ہو۔"

(خطبہ جمعہ 31 دسمبر 2004ء از الفضل انٹرنیشنل 14 جنوری 2005ء)

بہترین مصلح وہ ہے جو پیار و محبت سے حکم دے:

اس بارہ میں حضرت مصلح موعود کا ایک اقتباس ہے وہ میں سناتا ہوں۔ فرمایا:

"دنیا میں بہترین مصلح وہی سمجھا جاتا ہے جو تربیت کے ساتھ اپنے ماننے والوں میں ایسی روح پیدا کر دیتا ہے کہ اس کا حکم ماننا لوگوں کے لئے آسان ہو جاتا ہے اور وہ اپنے دل پر کوئی بوجھ محسوس نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم باقی الہامی کتب پر فضیلت رکھتا ہے اور الہامی کتابیں تو یہ کہتی ہیں کہ یہ کرو اور وہ کرو۔ مگر قرآن یہ کہتا ہے کہ اس لئے کرو، اس لئے کرو۔ گویا وہ خالی حکم نہیں دیتا بلکہ اس حکم پر عمل کرنے کی انسانی قلوب میں رغبت بھی پیدا کر دیتا ہے۔ تو سمجھانا اور سمجھا کر قوم کے افراد کو ترقی کے میدان میں اپنے ساتھ لے جانا، یہ کامیابی کا ایک اہم گُر ہے۔ اور قرآن کریم نے اس پر خاص زور دیا ہے۔ چنانچہ سورۃ لقمان میں حضرت لقمانؑ کی اپنے بیٹے کو مخاطب کر کے جو نصیحتیں بیان کی گئی ہیں ان میں سے ایک نصیحت یہ ہے کہ وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ (لقمان:20)

کہ تمہارے ساتھ چونکہ کمزور لوگ بھی ہوں گے اس لئے ایسی طرز پر چلنا کہ کمزور رہ نہ جائیں۔ بے شک تم آگے بڑھنے کی کوشش کرو مگر اتنے تیز بھی نہ ہو جاؤ کہ کمزور طبائع بالکل رہ جائیں۔

دوسرے جب بھی تم کوئی حکم دو، محبت پیار اور سمجھا کر دو۔ اس طرح نہ کہو کہ "ہم یوں کہتے ہیں۔" (تو قرآن شریف کی تعلیم تو یہ ہے کہ محبت اور پیار سے حکم دو، نہ کہ آرڈر ہو) بلکہ ایسے رنگ میں بات پیش کرو کہ لوگ اسے سمجھ سکیں اور وہ کہیں کہ اس کو تسلیم کرنے میں تو ہمارا اپنا فائدہ ہے۔ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ کے یہی معنی ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 05/دسمبر 2003ء از الفضل انٹرنیشنل 30/جنوری 2004ء)

عہدیدار ہمدرد ہو:

حضور انور نے نیشنل مجلس عاملہ آسٹریلیا کی میٹنگ میں عہدیداران کو مخاطب ہوکر فرمایا:

"یہ ذہن میں رکھیں کہ لوگوں سے نرمی سے پیش آنا ہے۔ان کے دل جیتنے ہیں، ان کی خوشی غمی میں ان کے کام آنا ہے۔اگر آپ یہ فطری تقاضے پورے نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے عہدیدار کے دل میں تکبر پایا جاتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 05/دسمبر 2003ء از الفضل انٹرنیشنل 30/جنوری 2004ء)

غصہ کو دبانا، لوگوں سے درگزر اور نرمی سے پیش آنا بھی انصاف کے تقاضوں میں سے ہے:

فرمایا:

"عہدیداروں کو تو ایک اصولی ہدایت قرآن نے دے دی ہے کہ انصاف کے تمام تقاضے پورے کرنے ہیں۔اگر کوئی غور کرے اور سوچے کہ انصاف کے کیا کیا تقاضے ہیں تو اس کے بعد کچھ بات رہ نہیں جاتی۔لیکن ہر کوئی اس طرح گہری نظر سے سوچتا نہیں۔اس طرح سوچا جائے جس طرح ایک تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے والا سوچتا ہے تو پھر تو اس کی یہ سوچ کرہی روح فنا ہو جاتی ہے کہ انصاف کے تقاضے پورے کرنے ہیں۔لیکن نصیحت کیونکہ فائدہ دیتی ہیں جیسا کہ میں نے کہا باتوں سے اور جگالی کرتے رہنے سے یاددہانی

ہوتی رہتی ہے۔ بعض باتوں کی وضاحت ہو جاتی ہے اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ مزید ذرا وضاحت کھول کر کر دی جائے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ عہدیدار اس بات کو یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو یہ حکم فرمایا ہے کہ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ (ال عمران:135) یعنی غصہ دبا جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہوں۔ تو اس کے سب سے زیادہ مخاطب عہدیداروں کو اپنے آپ کو سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ ان کی جماعت میں جو پوزیشن ہے جو ان کا نمونہ جماعت کے سامنے ہونا چاہئے وہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ وہ مکمل طور پر اپنے آپ کو عاجز بنائیں۔ اگر اصلاح کی خاطر کبھی غصے کا اظہار کرنے کی ضرورت پیش بھی آ جائے تو علیحدگی میں جس کی اصلاح کرنی مقصود ہو، جس کو سمجھانا مقصود ہو اس کو سمجھا دینا چاہئے۔ تمام لوگوں کے سامنے کسی کی عزت نفس کو مجروح نہیں کرنا چاہئے اور ہر وقت چڑچڑے پن کا مظاہرہ نہیں ہونا چاہئے۔ یا کسی بھی قسم کے تکبر کا مظاہرہ نہیں ہونا چاہئے۔ اصلاح کبھی چڑنے سے نہیں ہوتی بلکہ مستقل مزاجی سے درد رکھتے ہوئے دعا کے ساتھ نصیحت کرتے چلے جانے سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہی حکم ہے اور ایک آدھ کی دفعہ جو غلطی ہے، اگر کوئی عادی نہیں ہے تو اصلاح کا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ عفو سے کام لیا جائے۔ معاف کر دیا جائے، درگزر کر دیا جائے۔"

(خطبہ جمعہ 31 / دسمبر 2004ء از الفضل انٹرنیشنل 14 / جنوری 2005ء)

عہدیداران بھی خلیفہ وقت کی اقتداء میں انصاف کے تقاضے پورے کریں:

فرمایا:

"بہر حال جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ اصل کام ظلم کو ختم کرنا ہے اور انصاف قائم کرنا ہے اور خلافت کے فرائض میں سے انصاف کرنا اور انصاف کو قائم کرنا ایک بہت بڑا فرض ہے۔ اس لئے جماعتی عہدیدار بھی اس ذمہ داری کو سمجھیں کہ وہ جس نظام جماعت کے لئے کام کر رہے ہیں وہ خلیفہ وقت کی نمائندگی میں کام کر رہا ہے۔ اس لئے انصاف کے تمام تقاضوں کو پورا کرنا ان کا اولین فرض ہے۔ یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ خداتعالیٰ کو حاضر وناظر جان کر ہر ایک کو یہ ذمہ نبھانی چاہئے۔ فیصلے کرتے وقت، خلیفہ وقت کو سفارش کرتے وقت ہر قسم کے تعلق سے بالا ہو کر سفارش کیا کریں۔ اگر کسی کی حرکت پر فوری غصہ آئے تو پھر دو دن ٹھہر کر سفارش کرنی چاہئے تا کہ کسی بھی قسم کی جانبدارانہ رائے نہ ہو اور فریقین بھی یاد رکھیں کہ بعض اوقات اپنے حق لینے کے لئے غلط بیانی سے کام لیتے ہیں یا یہ کہنا چاہئے کہ ناجائز حق مانگتے ہیں۔ (تو انہیں ایسا نہیں کرنا چاہئے)"

(خطبہ جمعہ 10 رنومبر 2006ء)

کسی شخص بارے بغیر تحقیق کے رائے قائم نہ کریں:

فرمایا:

"یہ بات یاد رکھنی ضروری ہے کہ ذیلی تنظیموں کی عاملہ ہو، لجنہ، انصار، خدام کی

یا جماعت کی عاملہ، کسی شخص کے بارہ میں جب کوئی رائے قائم کرنی ہوتو اس بارہ میں جلدی نہیں کرنی چاہئے۔ چاہے اس شخص کے گزشتہ رویہ کے بارہ میں علم ہو کہ کوئی بعید نہیں کہ اس نے ایسی حرکت کی ہو اس لئے اس کو سزا دے دو یا سزا کی سفارش کردو۔نہیں۔ بلکہ جو معاملہ عاملہ کے سامنے پیش کیا ہے اس کی مکمل تحقیق کریں۔ اگر شک کا فائدہ مل سکتا ہے تو اس کو ملنا چاہئے جس پر الزام لگ رہا ہے۔ اگر وہ شخص مجرم ہے تو شاید اس کو یہ احساس ہو جائے کہ گو میں نے یہ جرم تو کیا ہے لیکن شک کی وجہ سے مجھ سے صرف نظر کیا گیا ہے۔تو آئندہ اس کی اصلاح بھی ہوسکتی ہے یا کم از کم مجلس عاملہ یا ایسے عہدیدار اس حدیث پر تو عمل کرنے والے ہوں گے جو حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو سزا سے بچانے کی حتی الامکان کوشش کرو۔ اگر اس کے بچنے کی کوئی راہ نکل سکتی ہوتو معاملہ رفع دفع کرنے کی سوچو۔ امام کا معاف اور درگزر کرنے میں غلطی کرنا، سزا دینے میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔"

(ترمذی ابواب الحدود باب ماجاء فی درء الحدود)

(خطبہ جمعہ 05 دسمبر 2003ء از الفضل انٹرنیشنل 30 جنوری 2004ء)

بغیر تحقیق کے رپورٹ نہ کریں:

فرمایا:

"ابھی گزشتہ دنوں بغیر مکمل تحقیق کے ایک رپورٹ چند احمدیوں کے بارہ میں مقامی جماعت کی طرف سے مرکز میں آئی کہ انہوں نے فلاں فلاں جماعتی روایات سے ہٹ کر کام کیا ہے اور جماعتی قواعد کے مطابق اس کی سزا اخراج از نظام جماعت تھی۔ جب مرکزی

دفتر نے مجھے لکھا اور ان اشخاص کو اخراج از نظام جماعت کی سزا ہوگئی تو جن کو سزا ہوئی تھی انہوں نے شور مچایا کہ ہمارا تو اس کام سے کوئی واسطہ ہی نہیں، ہم تو بالکل معصوم ہیں اور کسی طرح بھی ہم ملوث نہیں ہیں۔ تو پھر مرکز نے نئے سرے سے کمیشن خود مقرر کیا اور تحقیق کی تو پتہ چلا کہ صدر جماعت نے بغیر تحقیق کے رپورٹ کر دی تھی اور اب صدر صاحب کہتے ہیں غلطی سے نام چلا گیا۔ یعنی یہ تو بچوں کا کھیل ہو گیا کہ ایک معصوم کو اتنی سخت سزا دلوا رہے ہیں پھر بھولے بن کر کہہ دیا کہ غلطی سے نام چلا گیا۔ تو ایسے غیر ذمہ دار صدر کو تو میں نے مرکز کو کہا ہے کہ فوری طور پر ہٹا دیا جائے اور آئندہ بھی جو کوئی ایسی غیر ذمہ داری کا ثبوت دے گا اس کو پھر تا زندگی کبھی کوئی جماعتی عہدہ نہیں ملے گا۔ ایسے شخص نے ہمیں بھی گنہگار بنوایا۔ اللہ تعالیٰ معاف فرمائے۔"

(خطبہ جمعہ 05/دسمبر 2003ء از الفضل انٹرنیشنل 30/جنوری 2004ء)

کمیشن کے ارکان تقویٰ شعار ہوں:

فرمایا:

"دوسرے نیشنل امراء سے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب کسی بھی قسم کی تحقیق کے لئے کمیشن بناتے ہیں تو تلاش کر کے تقویٰ شعار لوگوں کے سپرد یہ کام کریں۔ یا اگر میرے پاس کسی کمیشن کے بنانے کی تجویز دی جاتی ہے تو ایسے لوگوں کے نام آیا کریں جو تقویٰ پر چلنے والے ہوں اور انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے والے ہوں اور اطاعت کے اعلیٰ معیار کے حامل ہوں۔ کسی بھی فریق سے ان کا کسی بھی قسم کا تعلق نہ ہو۔"

(خطبہ جمعہ 09/جون 2006ء از الفضل انٹرنیشنل 30/جون 2006ء)

عہدیداران اپنے نفس کی خواہشات کو کچلیں اور اپنے خلاف بات سننے کا مادہ پیدا کریں:

فرمایا:

"اپنی جو نفسانی خواہشات، انائیں، جھوٹی عزتیں ہیں ان کو اطاعت کے لئے ذبح کرنا پڑتا ہے۔ ہر سطح پر ہر احمدی کو ایک عام احمدی سے لے کر (عام تو نہیں بلکہ ہر احمدی خاص ہے کیونکہ اس نے زمانے کے امام کو مانا ہے، عام سے میری مراد یہ ہے کہ ایک احمدی جو عہدیدار نہیں ہے اس سے لے کر) بڑی سے بڑی سطح کے عہدیدار تک، ہر ایک کو اپنی نفس کی خواہشات کو کچلنا ہوگا اور وہ اسی وقت پتہ لگتا ہے جب اپنے خلاف کوئی بات ہو۔ جہاں تک دوسروں کے معاملات آتے ہیں، ہر ایک بڑھ بڑھ کر اپنی سچائی ظاہر کرنے کے لئے گواہیاں دے رہا ہوتا ہے۔ لیکن جہاں اپنا معاملہ آجائے یا اپنے بچوں کا معاملہ آجائے وہاں جھوٹ کو بنیاد بنالیا جاتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 09/جون 2006ء از الفضل انٹرنیشنل 30/جون 2006ء)

پھر فرمایا:

"پھر عہدیداروں میں جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ اگر اپنے خلاف ہی شکایت ہو تو سننے کا حوصلہ ہونا چاہئے۔ ہمیشہ سچی بات کہنے سننے کرنے کی عادت ڈالیں۔ چاہے جتنا بھی کوئی عزیز یا قریبی دوست ہو اگر اس کی صحیح شکایت پہنچتی ہے تو اس کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔ اگر یہ انصاف کے تقاضے پورے نہیں کر سکتے تو بہتر ہے کہ معذرت

کردیں کہ فلاں وجہ سے میں اس کام سے معذرت چاہتا ہوں۔"

(خطبہ جمعہ 31/دسمبر 2004ء از الفضل انٹرنیشنل 14/جنوری 2005ء)

اپنے خلاف شکایت بھی ضرور درج کروائیں:

فرمایا:

"امیر ملک کا کام ہے کہ چاہے اس کے خلاف ہی شکایت ہو وہ اسے آگے پہنچائے اور اگر کسی وضاحت کی ضرورت ہے تو وضاحت کر دے تا کہ مزید خط و کتابت میں وقت ضائع نہ ہو۔لیکن شکایت کرنے والے کا بھی کام ہے کہ اپنی کسی ذاتی رنجش کی وجہ سے کسی عہدیدار کے خلاف شکایت کرتے ہوئے اسے جماعتی رنگ نہ دے۔تقویٰ سے کام لینا چاہئے۔بعض دفعہ بعض کم علم یا جن میں دنیا کی مادیت نے اپنا اثر ڈالا ہوتا ہے ایسی باتیں کر جاتے ہیں جو جماعت کے وقار اور روایات کے خلاف ہوتی ہیں اس لئے ایسے کمزوروں یا کم علم رکھنے والوں کو سمجھانے کے لئے میں یہ بتا رہا ہوں کہ ایسی باتوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔"

(خطبہ جمعہ 31/دسمبر 2004ء از الفضل انٹرنیشنل 14/جنوری 2005ء)

عہدیدار کے خلاف شکایت بغیر نام کے نہ کریں:

فرمایا:

"اس حوالے سے مزید وضاحت کر دیتا ہوں۔بعض عہدیداران کی شکایت کر دیتے ہیں کہ فلاں امیر ایسا ہے، فلاں امیر ایسا ہے۔رویہ ٹھیک نہیں ہے یا فلاں عہدیدار ایسا ہے،

کوئی کام نہیں کر رہا اور کوئی معین بات بھی نہیں لکھ رہے ہوتے۔ اور پھر خط کے نیچے اپنا نام بھی نہیں لکھتے۔ تو یہ منافقت ہے ایک طرف تو اس عہد کے سخت خلاف ہے کہ جان قربان کردوں گا جماعت کے لئے اور عزت بھی قربان کردوں گا جماعت کے لئے اور دوسری طرف اپنا نام تک شکایت میں چھپاتے ہیں کہ امیر یا فلاں عہدیدار ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔"

(خطبہ جمعہ 06/فروری 2004ء از الفضل انٹرنیشنل 16/اپریل 2004ء)

ووٹ نہ دینے والوں سے بھی آپ انصاف کریں:

فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے منتخب عہدیداران کی ذمہ داری بھی لگائی ہے کہ تمہیں جب منتخب کرلیا جائے تو پھر اس کو قومی امانت سمجھو۔ اس امانت کا حق ادا کرو۔ اپنی پوری استعدادوں کے ساتھ اس ذمہ داری کو نبھاؤ۔ اپنے وقت میں سے بھی اس ذمہ داری کے لئے وقت دو۔ جماعتی ترقی کے لئے نئے نئے راستے تلاش کرو۔ اور تمہارے فیصلے انصاف اور عدل کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہونے چاہئیں۔ کبھی تمہاری ذاتی انا، رشتہ داریوں یا دوستیوں کا پاس انصاف سے دور لے جانے والا نہ ہو۔ کبھی کسی عہدیدار کے دل میں یہ خیال نہ آئے کہ فلاں شخص نے مجھے ووٹ نہیں دیا تھا۔ یا فلاں کا نام میرے مقابلے کے لئے پیش ہوا تھا اس لئے مجھے کبھی موقع ملا، کبھی کسی معاملے میں تو اس کو بھی تنگ کروں گا۔ یہ مومنانہ شان نہیں ہے۔ بلکہ انتہائی گری ہوئی حرکت ہے۔"

(خطبہ جمعہ 31/دسمبر 2004ء از الفضل انٹرنیشنل 14/جنوری 2005ء)

عہدیداران خلیفہ وقت کی ایسے اطاعت کریں جیسے دل کی دھڑکن کے ساتھ نبض چلتی ہے:

فرمایا:

"اسی طرح امراء اور مرکزی عہدیداران کو بھی میں کہتا ہوں کہ اگر وہ چاہتے ہیں کہ جماعت کے تعاون اور اطاعت کے معیار بڑھیں تو خود خلیفہ وقت کے فیصلوں کی تعمیل اس طرح کریں جس طرح دل کی دھڑکن کے ساتھ نبض چلتی ہے۔ یہ معیار حاصل کریں گے تو پھر دیکھیں کہ ایک عام احمدی کس طرح اطاعت کرتا ہے۔"

فرمایا:

"اگر کوئی بھی عہدیدار کسی بھی سطح پر کھلے دل سے اور بغیر کوئی خیال دل میں لائے خلیفہ وقت کی اطاعت نہیں کرے گا تو اس کے عہدے کی حدود میں اس سے نیچے کام کرنے والے بھی اس کی اطاعت نہیں کریں گے اور کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا نظام ہے اس لئے اللہ تعالیٰ ایک وقت تک ایسے لوگوں کو موقع دیتا ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا خدمت کو اللہ کا فضل سمجھیں، ہم نے تو یہی دیکھا ہے کہ ایسے لوگوں کی وہاں تک پردہ پوشی ہوتی ہے یا اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی پردہ پوشی فرماتا ہے جب تک کہ ان کی خدمت جماعت کے مفاد میں رہے۔"

(خطبہ جمعہ 09/جون 2006ء از الفضل انٹرنیشنل 30/جون 2006ء)

عہدیداران نظام جماعت، نظام خلافت کا حصہ ہیں:

فرمایا:

"پھر عہدیداران جو جماعتی نظام میں عہدیداران ہیں وہ صرف عہدے کے لئے عہدیدار نہیں ہیں بلکہ خدمت کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔ وہ نظام جماعت، جو نظام خلافت کا ایک حصہ ہے، کی ایک کڑی ہیں، ہر عہدیدار اپنے دائرے میں خلیفہ وقت کی طرف سے، نظام جماعت کی طرف سے تفویض کئے گئے، ان کے سپرد کئے گئے اس حصہ فرض کو صحیح طور پر سرانجام دینے کا ذمہ دار ہے۔ اس لئے ایک عہدیدار کو بڑی محنت سے، ایمانداری سے اور انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اپنے کام کو سرانجام دینا چاہئے اور اُن عہدیداروں میں اپنے آپ کو شمار کرنا چاہئے جن سے لوگ محبت رکھتے ہوں۔ جس کا ایک حدیث میں یوں ذکر آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے بہترین سردار وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں۔ تم ان کے لئے دعا کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں۔" (مسلم کتاب الامارۃ)

(خطبہ جمعہ یکم جولائی 2005ء از الفضل انٹرنیشنل 15 رجولائی 2005ء)

عہدیداران نظام جماعت کا حصہ ہیں اور مرکزی ہدایات کے پابند:

فرمایا:

"یادرکھیں امراء بھی صدران بھی اور عہدیداران بھی اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداران بھی کہ وہ خلیفہ وقت کے مقرر کردہ انتظامی نظام کا ایک حصہ ہیں اور اس لحاظ سے خلیفہ وقت کے نمائندے ہیں۔ اس لئے ان کی سوچ اپنے کاموں کو اپنے فرائض کو انجام دینے کے لئے اسی طرح چلنی چاہئے جس طرح خلیفہ وقت کی اور انہیں ہدایات پر عمل ہونا چاہئے جو مرکزی طور پر دی جاتی ہیں۔ اگر اس طرح نہیں کرتے تو پھر اپنے عہدے کا حق ادا نہیں کررہے جو اس کے انصاف کے تقاضے ہیں وہ پورے نہیں کررہے۔"

(خطبہ جمعہ 31/دسمبر 2004ء از الفضل انٹرنیشنل 14/جنوری 2005ء)

خلیفہ وقت کو ہر بات پہنچائیں:

فرمایا:

"پس جب عہدیداران پر خلیفہ وقت نے اعتماد کیا ہے اور ان سے انصاف کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرنے کی امید رکھی ہے۔ کیونکہ ہر جگہ تو خلیفہ وقت کا ہر فیصلہ کے لئے پہنچنا مشکل ہے ممکن ہی نہیں ہے تو اگر عہدیداران جن میں قاضی صاحبان بھی ہیں، دوسرے عہدیداران بھی ہیں اپنے فرائض انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے ادا نہیں کرتے تو

پھر اللہ کی گرفت کے نیچے آتے ہیں۔ میرے نزدیک وہ دوہرے گناہگار ہو رہے ہوتے ہیں۔ دوہرے گناہ کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ایک اپنے فرائض صحیح طرح انجام نہ دے کر، دوسرے خلیفہ وقت کے اعتماد کو ٹھیس پہنچا کر، خلیفہ وقت کے علم میں صحیح صورت حال نہ لا کر۔ نمائندے کی حیثیت سے جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں۔ عہدیداران کا یہ فرض بنتا ہے کہ خلیفہ وقت کو ایک ایک بات پہنچائیں۔ بعض دفعہ بیوقوفی میں بعض لوگ یہ کہہ جاتے ہیں، ان میں عہدیدار بھی شامل ہیں کہ ہر بات خلیفہ وقت تک پہنچا کر اُسے تکلیف میں ڈالنے کی کیا ضرورت ہے۔ عام لوگ بھی جس طرح میں نے کہا کہہ دیتے ہیں کہ اپنی تکلیفیں زیادہ نہ لکھو جو مسائل ہیں وہ نہ لکھو۔ وہ کہتے یہ ہیں کہ پہلے تھوڑے معاملات ہیں؟ پہلے تھوڑی پریشانیاں ہیں؟ جماعتی مسائل ہیں جو ان کو اور پریشان کیا جائے۔ تو یاد رکھیں میرے نزدیک یہ سب شیطانی خیال ہیں، غلط خیال ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا براہ راست حکم خلیفہ کے لئے ہے اور کیونکہ کام کے پھیل جانے کی وجہ سے کام بہت وسیع ہو گئے ہیں، پھیل گئے ہیں۔ خلیفہ وقت نے اپنے نمائندے مقرر کر دیئے ہیں تا کہ کام میں سہولت رہے۔ لیکن بنیادی طور پر ذمہ داری بہرحال خلیفہ وقت کی ہے۔"

(خطبہ جمعہ یکم جولائی 2005ء از الفضل انٹرنیشنل 15/ جولائی 2005ء)

عہدیداران کا اصل کام احباب جماعت میں نظام جماعت کا احترام پیدا کرنا ہے:

فرمایا:

"اصل میں تو امراء، صداران، عہدیداران یا کارکنان جو بھی ہیں ان کا اصل کام تو یہ ہے کہ اپنے اندر بھی اور لوگوں میں بھی نظام جماعت کا احترام پیدا کیا جائے۔ اور اسی طرح جماعت کے تمام افراد کا بھی یہی کام ہے کہ اپنے اندر بھی اور اپنی نسلوں میں بھی جماعت کا احترام پیدا کریں۔ نظام جماعت کا احترام پیدا کریں۔۔۔۔۔۔۔

تو جیسا کہ میں نے کہا ہر شخص کو اس ذمہ داری کا احساس ہونا چاہئے کہ اس نے نظام جماعت کا احترام کرنا ہے اور دوسروں میں بھی یہ احترام پیدا کرنا ہے۔ تو خلیفہ وقت کی تسلی بھی ہوگی کہ ہر جگہ کام کرنے والے کارکنان، نظام کو سمجھنے والے کارکنان، کامل اطاعت کرنے والے کارکنان میسر آسکتے ہیں تو بہر حال جیسا کہ میں نے کہا کہ اصل کام نظام جماعت کا احترام قائم کرنا ہے اور اس کو صحیح خطوط پر چلانا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 05/دسمبر 2003ء از الفضل انٹرنیشنل 30/جنوری 2004ء)

عہدیداران، مربیان کا ادب اور احترام دلوں میں پیدا کریں:

فرمایا:

"پھر دنیا میں ہر جگہ جماعتی عہدیداروں کی ایک یہ بھی ذمہ داری ہے کہ مبلغین یا جتنے واقفین زندگی ہیں ان کا ادب اور احترام اپنے دل میں بھی پیدا کیا جائے اور لوگوں کے دلوں میں بھی۔ ان کی عزت کرنا اور کروانا، ان کی ضروریات کا خیال رکھنا، حسب گنجائش اور توفیق ان کے لئے سہولتیں مہیا کرنا، یہ جماعت کا اور عہدیداران کا کام ہے تاکہ ان کے کام میں یکسوئی رہے۔ وہ اپنے کام کو بہتر طریقے سے کرسکیں۔ وہ بغیر کسی پریشانی کے اپنے فرائض کی ادائیگی کرسکیں۔ اگر مربیان کو عزت کا مقام نہیں دیں گے تو آئندہ نسلوں میں پھر آپ کو واقفین زندگی اور مربیان تلاش کرنے بھی مشکل ہوجائیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی جاری کردہ واقفین نو کی تحریک کے تحت بہت سے واقفین نو بچے وقت کے میدان میں آرہے ہیں۔ لیکن جتنا جائزہ میں نے لیا ہے میرے خیال میں جتنے مبلغین کی ضرورت ہے اتنے اس میدان میں نہیں آرہے دوسری فیلڈز (Fields) میں جارہے ہیں۔ بہرحال جب مربی کو مقام دیا جائے، گھروں میں ان کا نام عزت واحترام سے لیا جائے، ان کی خدمات کو سراہا جائے گا تو یقیناً ان ذکروں سے گھر میں بچوں میں بھی شوق پیدا ہوگا کہ ہم وقف کر کے مربی بنیں۔ تو اس لحاظ سے بھی عہدیداران کو خیال کرنا چاہئے۔ چھوٹے موٹے اختلافات کو ایشو (Issue) نہیں بنالینا

چاہئے جس سے دونوں طرف بے چینی پھیلنے کا اندیشہ ہو۔"

(خطبہ جمعہ 31/دسمبر 2004ء از الفضل انٹرنیشنل 14/جنوری 2005ء)

حفظ مراتب کی پاسداری ضروری ہے:

فرمایا:

"اپنے سے بالا عہدیداروں کا احترام اور ان کی اطاعت بہت ضروری ہے۔اگر آپ کو اپنے سے بالا عہدیدار کی طرف سے کوئی خدمت سپرد کی جاتی ہے اور آپ کو اس سے شکایت ہے تو چاہئے کہ پہلے اطاعت کرتے ہوئے وہ کام کریں پھر عہدیدار کو بتائیں کہ میں مرکز یا خلیفہ وقت کو شکایت کروں گا کہ آپ نے فلاں بات غلط کی۔"

(الفضل انٹرنیشنل 07/جولائی 2006ء)

عہدیداران کے عائلی معاملات درست ہوں:

حضور نے عہدیداروں کو اپنا بہترین نمونہ پیش کرنے کی بھی نصیحت فرمائی:

"بعض اوقات عہدیداروں کے اپنی گھریلو زندگی میں نمونے ٹھیک نہیں ہوتے۔اپنی بہوؤں، دامادوں، بچوں اور بیویوں سے جھگڑے ہوتے ہیں ایسی کمزوریوں کو بھی دُور کرنے کی بھی کوشش کرنی چاہئے اور اگر نہ کرسکیں تو پھر اپنے آپ کو جماعتی خدمت سے فارغ کرلیں۔"

(الفضل انٹرنیشنل 07/جولائی 2006ء)

دینی کاموں میں مشغول عہدیداران بیویوں سے ناروا سلوک نہ کریں:

فرمایا:

" کئی مرد جو نمازیں پڑھنے والے ہیں، چندہ دینے والے ہیں، جماعتی کاموں میں حصہ لینے والے ہیں، لیکن گھر جائیں تو بیویوں سے ناروا سلوک کرتے ہیں۔ بعض والدین اپنے بچوں کے ذریعہ حقوق تلف کروا رہے ہوتے ہیں۔ بعض بیویاں اپنے خاوندوں کے ذریعہ اس کے والدین کے حقوق تلف کروا رہی ہوتی ہیں۔

پھر فرمایا:

بعض بیویاں چھوڑ کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ نہ انہیں رکھتے ہیں اور نہ بساتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایک ایسا ہی واقعہ پیش ہوا کہ ایک خاوند نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے نہ رکھوں گا نہ بساؤں گا۔ پھر جب طلاق والی آیات نازل ہوئیں اور طلاق کی تعداد مقرر ہوئی تو تب اس عورت کی جان چھوٹی۔ لیکن اب بھی ایسے معاملے سامنے آتے ہیں کہ مرد کہتے ہیں کہ ہم تنگ کریں گے، طلاق، خلع کے معاملہ کو لٹکائیں گے اور دستخط وغیرہ نہیں کریں گے۔ بہرحال ایسی صورت میں نظام جماعت ایکشن لیتا ہے اور لینا چاہئے۔

(جلسہ سالانہ آسٹریلیا مستورات سے خطاب 15 / اپریل 2006ء انٹرنیشنل 19 مئی 2006ء)

عہدیداران حضورانور کے خطبات سننے کی طرف توجہ دلائیں:

نیشنل مجلس عاملہ ڈنمارک کے اراکین سے حضورانور نے 11/دسمبر 2005ءکوفرمایا:
" آپس میں ناراضگیاں چھوڑیں۔ محبتیں بڑھائیں سب کچھ ٹھیک ہوجائے گا۔ عہدیداروں کو وسعت حوصلہ سب سے زیادہ دکھانی چاہئے۔ جب آپ لوگ سو فیصد عمل نہیں کریں گے تو پھر دوسرے اس پر کیا عمل کریں گے۔

بعض لوگوں کی آپس میں رنجشیں ہیں۔ اگر میرے خطبات سنے ہوتے تو آپس کی رنجشیں ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ اب بھی جو روٹھے ہوئے ہیں پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان کو ملیں اور ساتھ لے کر چلیں۔ اصل یہ چیز ہے کہ ان کو قریب لانا ہے۔ برداشت حوصلہ بہت بڑی چیز ہے۔"

(الفضل انٹرنیشنل 21/اکتوبر 2005ء)

قاضی کو فیصلہ کرتے وقت احتیاط کی ضرورت ہے:

فرمایا:

"اس لئے ہمیشہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ برکت ہمیشہ نظام جماعت کی اطاعت اور اس کے ساتھ وابستہ رہنے میں ہی ہے۔ اس لئے اگر کبھی کسی کے خلاف غلط فیصلہ ہو جاتا ہے تو جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے کہ صبر کا مظاہرہ کرنا چاہئے، بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے۔ ہر ایک کو اپنی سمجھ ہے۔ قضاء نے اگر کوئی فیصلہ کیا ہے اور ایک فریق کے مطابق وہ

صحیح نہیں ہے پھر بھی اس پر عمل درآمد کروانا چاہئے اور دعا کریں کہ قاضیوں کو اللہ تعالیٰ صحیح فیصلے کی توفیق دے۔ قاضیوں کو بھی غلطی لگ سکتی ہے۔ لیکن ہر حالت میں اطاعت مقدم ہے۔ بعض لوگ اتنے جذباتی ہوتے ہیں کہ بعض فیصلوں کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت سے منسوب ہونے سے ہی انکاری ہو جاتے ہیں۔ تو یہ بدنصیبی ہے جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ اپنے آپ کو آگ میں ڈال رہے ہوتے ہیں۔ دنیا کے چند سکوں کے عوض اپنا ایمان ضائع کر رہے ہوتے ہیں۔ جماعت میں تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی شامل ہوتے ہیں کسی عہدیدار کی جماعت میں تو شامل نہیں ہوئے کہ اس کی غلطی کی وجہ سے اپنا ایمان ہی ختم کر لیں۔ بہر حال عہدیداروں کو بھی احتیاط کرنی چاہئے اور کسی کمزور ایمان والے کے لئے ٹھوکر کا باعث نہیں بننا چاہئے۔"

(خطبہ جمعہ 27/اگست 2004ء از الفضل انٹرنیشنل 10/ستمبر 2004ء)

عہدیداران اور قاضی صاحبان عدل کے ساتھ فیصلہ کریں:

فرمایا:

"پھر نظام جماعت ہے۔ جماعت میں بھی بعض معاملات میں عہدیداران کو فیصلے کرنے ہوتے ہیں۔ ان کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ انصاف کے تمام تقاضے پورے ہوں۔ پھر قضاء کا نظام ہے۔ ان کے پاس فیصلے کے لئے معاملات آتے ہیں۔ ان

کو بھی ہر وقت اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو سامنے رکھنا چاہئے کہ تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے دعا کر کے، گہرائی میں جا کر، ہر چیز کو غور سے دیکھ کر پھر فیصلہ کریں تا کہ کبھی کسی کو شکوہ نہ ہو کہ عدل وانصاف کے فیصلے نہیں ہوتے۔ بعض دفعہ قضاء میں صلح وصفائی کی کوشش کے لئے معاملہ لمبا ہو جاتا ہے جس سے کسی فریق کو یہ شکوہ پیدا ہو جاتا ہے کہ قضا فیصلے نہیں کر رہی۔ ان فریقین کو بھی صبر اور حوصلے سے کام لینا چاہئے۔ بہر حال عہدیداران اور قضا کو انصاف کے تمام تقاضے پورے کرتے ہوئے فیصلے کرنا چاہئیں۔"

(خطبہ جمعہ 05/مارچ 2004ء از الفضل انٹرنیشنل 19/مارچ 2004ء)

قاضی خالی الذہن ہو کر دُعا کر کے معاملہ کو شروع کرے:

فرمایا:

"پھر ہمارے ہاں قضا کا ایک نظام ہے، مقامی سطح پر بھی اور مرکزی سطح پر بھی، جماعتوں میں بھی۔ تو قضاء کے معاملات بھی ایسے ہیں جن میں ہر قاضی کو خالی الذہن ہو کر، دعا کر کے، پھر معاملہ کو شروع کرنا چاہئے۔ کبھی کسی بھی فریق کو یہ احساس نہیں ہونا چاہئے کہ قاضی نے دوسرے فریق کی بات زیادہ توجہ سے سن لی ہے۔ یا فیصلے میں میرے نکات کو پوری طرح زیر غور نہیں لایا اور دوسرے کی طرف زیادہ توجہ رہی ہے۔ گو جس کے خلاف فیصلہ ہو عموماً اس کو شکوہ تو ہوتا ہی ہے لیکن قاضی کا اپنا معاملہ پوری طرح صاف ہونا چاہئے۔

حدیث میں آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی حاکم سوچ سمجھ کر پوری تحقیق کے بعد فیصلہ کرے۔ اگر اس کا فیصلہ صحیح ہے تو اس کو دو ثواب ملیں گے اور اگر باوجود کوشش کے اس سے غلط فیصلہ ہو گیا تو اسے ایک ثواب اپنی کوشش اور نیک نیتی کا بہر حال ملے گا۔ (بخاری کتاب الاعتصام باب اجر الحاکم اذا اجتھد فاصاب او أخطاء)

(خطبہ جمعہ 05/دسمبر 2003ء از الفضل انٹرنیشنل 30/جنوری 2004ء)

نمائندہ شوریٰ کی ذمہ داری:

مورخہ 29/دسمبر 2005ء کو مجلس شوریٰ قادیان میں فرمایا:

"تربیت کے لئے جائزے لیتے رہنا چاہئے اور جیسا کہ میں نے کہا وہ جائزے اسی صورت میں لے سکتے ہیں جب آپ خود اپنے نمونے دکھا رہے ہوں گے، اپنے نمونے قائم کر رہے ہوں گے تو صرف یہ نہ سمجھیں کہ آپ کو شوریٰ کی نمائندگی کا ایک اعزاز مل گیا ہے اور بس ختم ہو گیا کام۔ یہ آپ پر ایک ذمہ داری ڈالی گئی ہے جس سے آپ کی خود اپنی بھی اصلاح ہونی چاہئے اور دوران سال آپ کو جماعت کی ترقی کے لئے جو بھی منصوبے یہاں بنائے گئے ہیں ان پر عملدرآمد کروانے کے لئے مقامی جماعتی نظام کی مدد بھی کرنی چاہئے۔"

(روزنامہ الفضل 30/جنوری 2006ء)

نمائندہ شوریٰ ایک سال کے لئے ہوتا ہے:

فرمایا:

"شوریٰ کی نمائندگی صرف تین دن کے لئے نہیں بلکہ ایک سال کی ہوتی ہے۔ اس لئے بعض کام نمائندگان شوریٰ کے ذمہ مستقل نوعیت کے ہوتے ہیں جو انہیں عہدیداران کے معاون کی حیثیت سے کرنے ہوتے ہیں۔ اس نمائندگی کو معمولی نہ سمجھیں۔ یہ بات یادرکھیں کہ جب مجلس شوریٰ کسی رائے پر پہنچ جاتی ہے اور خلیفہ وقت سے اس کی منظوری مل جاتی ہے۔ تو نمائندگان کا فرض ہے کہ اس بات کی نگرانی کریں کہ اس پر عمل ہو رہا ہے یا نہیں۔ شوریٰ کے ہر نمائندہ کو اپنے علاقہ میں شوریٰ کے فیصلوں پر عمل درآمد کروانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر کسی فیصلہ پر عمل نہیں ہو رہا تو مجلس عاملہ کو توجہ دلائیں اور مجلس عاملہ اس کا جائزہ لے۔ اگر باوجود توجہ دلانے کے عہدیداران یا مجلس عاملہ شوریٰ کے فیصلوں پر عمل کروانے کی کوشش نہیں کرتی تو پھر خلیفہ وقت کو اطلاع دیں۔ یہ امانت کی ادائیگی کا تقاضا ہے۔ اس معاملہ میں جہاں بھی کوئی سستی یا غلط بات دیکھیں تو توجہ دلانا آپ کا فرض ہے یہ ایک مسلسل عمل ہے جس سے جماعت کی ترقی کی رفتار تیز ہوتی ہے۔"

(الفضل 28/مارچ 2006ء)

ممبران مجلس عاملہ وصیت کریں:

حضور انور نے نیشنل مجلس عاملہ کینیا کو 04/مئی 2005ء کو نصیحت کرتے ہوئے

فرمایا:

"مجلس عاملہ کے جن ممبران نے ابھی تک وصیت نہیں کی پہلے ان کو وصیت کے نظام میں شامل ہونا چاہیے۔ پھر دوسروں کو اس نظام میں شامل کریں۔"

(الفضل انٹرنیشنل 27/مئی 2006ء)

عہدیداران اپنے ماتحت افراد کے لئے دُعا کریں:

فرمایا:

"امراء اور عہدیداران یا مرکزی کارکنان یہ دعا کریں کہ ان کے ماتحت یا جن کا ان کو نگران بنایا گیا ہے، شریف النفس ہوں، جماعت کی اطاعت کی روح ان میں ہو اور نظام جماعت کا احترام ان میں ہو۔"

(خطبہ جمعہ 05/دسمبر 2003ء از الفضل انٹرنیشنل 30/جنوری 2006ء)

حضرت خلیفۃ المسیح کی عہدیداران کے لئے دُعا:

"اللہ تعالیٰ ہر عہدیدار کو چاہے وہ جماعتی عہدیدار ہوں یا ذیلی تنظیموں کے عہدیدار ہوں، اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور انصاف کے تقاضے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین"

(خطبہ جمعہ 31/دسمبر 2004ء از الفضل انٹرنیشنل 14/جنوری 2005ء)

صد سالہ خلافت جوبلی 2008ء کا روحانی پروگرام

بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۱۔سورۃ فاتحہ روزانہ سات بار غور سے پڑھیں۔

۲۔رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ۔

(کم از کم گیارہ مرتبہ روزانہ دوہرائیں)

۳۔رَبَّنَآ لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً ج اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُo

(کم از کم 33 بار روزانہ دہرائیں)

۴۔اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

(کم از کم گیارہ مرتبہ روزانہ دہرائیں)

۵۔اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ (کم از کم 33 بار روزانہ دہرائیں)

۶۔مسنون درود شریف (کم از کم 33 بار روزانہ دھرائیں)

۷۔سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ (کم از کم 33 بار روزانہ دہرائیں)

۸۔جماعت احمدیہ کی ترقی اور خلافت احمدیہ کے قیام و استحکام کے لئے روزانہ دو نوافل ادا کریں۔

۹۔ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھیں۔